السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اذان کے بعد کی دعا میں «انک لا تخلف المیعاد» کے الفاظ بھی ہیں ۔ یا «وابعثہ مقاما محمودا» کے الفاظ پر اکتفاء کرنا چاہیے ؟ اسی طرح اقامت سے متعلق یہ سوال ہے کہ «قد قامت الصلاة» کے جواب میں کیا کہا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کے لئے مستحب یہ ہے کہ جب موذن کو سنے تو اسی طرح کہے جس طرح موذن کہتا ہے لیکن حیعلتین «حی علی الصلوٰۃ» اور «حی علی الفلاح» کے جواب میں اسی طرح نہیں کہنا چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :

«اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مایقول» (صحیح بخاری)

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے ۔''

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اذان کو سنا تو اسی طرح کہا جس طرح موذن نے کہا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے «حی علی الصلوٰۃ» اور «حی علی الفلاح» کے کلمات سنے تو فرمایا : «لاحول ولا قوۃ الا باللہ» پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«من قال ذلک من قلبہ دخل الجنۃ» (صحیح مسلم)

''جو شخص دل سے یہ کہے وہ جنت میں داخل ہوجائے گا''

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ :

«إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ» ((صحیح مسلم 384/11)

''جب تم موذن کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو' جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا ۔ پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلے کا سوال کرو ۔ وسیلہ جنت میں ایک (ایسا بلند وبالا اور ارفع واعلیٰ) مقام ہے ۔ جس پر بندگان الٰہی میں سے صرف ایک انسان ہی فائز ہوگا ۔ اور امید ہے کہ یہ شرف مجھے حاصل ہوگا ۔ جس شخص نے میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعاء کی اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوجائے گی ۔''

اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«من قال حین یسمع النداء اللھم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذي وعدتہ ، حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ"» . (صحیح بخاری حدیث نمبر 614)

''جو شخص اذان سن کر یہ کہے «اللھم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذي وعدتہ ، حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ» اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی ۔''

(ترجمہ دعا ۔ ''اے اللہ ! اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمادے ۔ اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچادے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے ۔'')

بیہقی میں حضرت جابر کی بسند جید روایت میں «الذی وعدتہ» کے بعد :

«انک لا تخلف المیعاد» (سنن الکبري البیہقی)

مستحب یہ ہے کہ اقامت کا ابھی اسی طرح جواب دیا جائے جس طرح اذان کا جواب دیا جاتا ہے ۔ اور «قد قامت الصلاۃ» کے جواب میں «قد قامت الصلوٰۃ» ہی کہنا چاہیے جس طرح موذن کے قول «الصلوٰۃ خیر من النوم» کے جواب میں «الصلوٰۃ خیر من النوم» ہی کہنا چاہیے کیونکہ اس سلسلے میں مذکورہ احادیث کے عموم کا یہی تقاضا ہے ۔ حدیث میں جو «قد قامت الصلوٰۃ» کے جواب میں

«اقامہا اللہ وادامہا» (سنن ابی داؤد)

کہنے کا آیا ہے۔ تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ لہذا اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ وباللہ التوفیق (شیخ ابن بازؒ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر336

محدث فتویٰ